Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.69
ISSN No. 2456-1665

ہندوستانی اردو ادب کے ترقی و ترویج کے عوامل کا اجمالی جائزہ

A Brief Account of Development and Growth of the Urdu language in India & Its Factors

Thahera Begum D/o Abdul Mujeeb, Research Student, SunRise University, Alwar, Rajasthan.

Prof. Syed Asif Zakriya, Research Guide, SunRise University, Alwar Raj. & HoD, Shri Bankat Swami College, Beed

خان کا 2017 کا کام ہندوستان میں زبان اور سیاست کے درمیان پیچیدہ تعاملات کی کھوج کرتا ہے، خاص طور پر اردو کی توسیع اور ترقی پر توجہ دیتا ہے۔ خان اس بات کی تحقیق کرتے ہیں کہ کس طرح تاریخی اور سماجی سیاسی عناصر نے ایک بین الکلیاتی نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہوئے ہندوستان میں اردو کی ترقی کو تشکیل دیا ہے۔ مطالعہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ زبان کس طرح شناخت کے نشان کے طور پر کام کرتی ہے اور یہ کس طرح سماجی ہم آہنگی اور ثقافتی تنوع کو متاثر کرتی ہے۔

علی کا لکھا ہوا باب (2012) ہندوستان میں اردو کے سماجی سیاسی اور تاریخی سیاق و سباق کا مکمل جائزہ پیش کرتا ہے۔ مصنف نے اردو کی لسانی تاریخ، ادبی اور ثقافتی ترقی اور دوسری زبانوں کے ساتھ تعامل پر بات کی ہے۔ یہ باب اس بات کا مکمل جائزہ فراہم کرتا ہے کہ کس طرح اردو نے ہندوستان کے لسانی منظرنامے کو تشکیل دیا ہے اور ساتھ ہی یہاں کے اردو بولنے والوں کو درپیش مشکلات اور مواقع کے بارے میں بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

ورما کا لکھا ہوا 1990 سے تاریخی اور لسانی جائزہ اردو زبان اور ہندوستان میں اس کی ادبی شراکت کا مکمل جائزہ فراہم کرتا ہے۔ اس میں اردو کی بھرپور ادبی روایت، فارسی اور دیگر زبانوں کے ساتھ تعلقات، اور ہندوستانی ثقافت اور معاشرے پر اثرات کی کھوج کی گئی ہے کیونکہ یہ زبان کے آغاز اور ترقی کا جائزہ لیتی ہے۔ اس تحقیق میں کئی ثقافتوں کے درمیان ایک ربط اور مشترکہ ثقافتی ورثے کو فروغ دینے میں اس کے کام کے طور پر اردو کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

رحمان (2001) کا گہرائی سے تجزیہ ہندوستان میں زبان اور سیاست کے درمیان پیچیدہ تعلق کو تلاش کرتا ہے۔ یہ کتاب قوم میں زبان کی سیاست کو سمجھنے کے لیے ایک وسیع پس منظر پیش کرتی ہے حالانکہ یہ پوری طرح سے اردو پر مرکوز نہیں ہے۔ یہ زبان کی تحریکوں، قوانین اور شناخت کی سیاست کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے جس نے اردو جیسی زبانوں کو متاثر کیا ہے اور ہندوستان کے لسانی منظرنامے کو بدل دیا ہے۔

نعیم کی تحقیق 2006 سے ہندوستانی شناخت کی سیاست میں اردو کے کام کا تفصیلی مطالعہ فراہم کرتا ہے۔ اس کتاب میں اردو کے ثقافتی فخر اور ایک متنازعہ علاقے کے طور پر دوہری کرداروں کا مطالعہ کیا گیا ہے، خاص طور پر فرقہ واریت اور علاقائیت کے تنازعات کے حوالے سے۔ نعیم نے اردو شناخت کی پیچیدگی کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی برداشت کو ایک مشترکہ ماضی کی علامت اور سیاسی بحث کے موضوع کے طور پر اجاگر کیا۔ اردو ادب پر بالعموم اور محمد حسن عسکری کی تحریروں پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے فاروقی کا 2009 کا مطالعہ ایک مخصوص نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔ مطالعہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ کس طرح اردو ادب مقامی زبان کی جدیدیت کا اظہار کرتے ہوئے بدلتے ہوئے سماجی اور سیاسی منظرنامے کی عکاسی کرتی ہے۔ عسکری کی تحریروں کا جائزہ اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ اردو ادب نے کس طرح ترقی کی ہے اور یہ جدید فکر کے ساتھ کس طرح تعامل کرتا ہے۔

اردو ادبی روایت کے معروف شاعروں میں سے ایک، مرزا غالب پر حسن (2018) کے تحریر میں اچھی طرح سے تحقیق کی گئی ہے۔ یہ کتاب غالب کی شاعری، سوانح حیات اور سماجی اور ثقافتی تناظر میں گہرائی سے نظر آتی ہے۔ یہ قارئین کو غالب کے ادبی کارناموں، تخلیقی عمل، اور آنے والی شاعروں کی نسلوں پر دیرپا اثر کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے۔ حسن کا دلکش بیانیہ ادبی مطالعہ کو سوانح حیات کے ساتھ جوڑتا ہے تاکہ غالب کے دیرپا اثر کا ایک متنوع نظریہ پیش کیا جا سکے۔

حسین (2012) کی کتاب مرزا غالب کی زندگی، احساسات اور شاعرانہ حصے کا جائزہ لے کر ان کی قریبی تصویر فراہم کرتی ہے۔ حسین نے غالب کے زمانے کے جوہر، ان کی اندرونی مشکلات اور ان کے شعری جذبات کو تاریخی علم اور فنی تشریح کے امتزاج کے ذریعے بڑی مہارت سے پیش کیا ہے۔ شاعر کی نفسیات کا یہ دلچسپ جائزہ قارئین کو غالب کی اندرونی دنیا اور ان کے فن کے ساتھ ان کے پیچیدہ تعلق کا پتہ دیتا ہے۔

خلیق کا مضمون (2017) ہندوستانی ماحول میں اردو کے سماجی سیاسی مضمرات کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ مضمون غالب کے کارناموں کو ہندوستان میں اردو کی اہمیت کے وسیع تناظر میں پیش کرتا ہے، چاہے یہ صرف ان پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ان تاریخی اور سیاسی اثرات کو بھی دیکھتا ہے جنہوں نے اردو کو تشکیل دیا ہے اور یہ بھی جائزہ لیتا ہے کہ ان اثرات کا اب سماجی ثقافتی حرکیات پر کیا اثر ہے۔ خلیق کا نقطہ نظر اردو کی شناخت اور تخلیقی اظہار کے ایک وسیلے کے طور پر کام کرنے پر اہم روشنی ڈالتا ہے۔

مرزا غالب کی سوانح عمری از آزاد (2013) ان کی زندگی، تعلقات اور ادبی کارناموں پر مکمل نظر ڈالتی ہے۔ آزاد نے غالب کے تجربات، ہم عصروں کے ساتھ ان کے روابط، اور اس سماجی و سیاسی ماحول کی ایک حقیقت پسندانہ تصویر پیش کرتے ہیں جس میں وہ مدلل تحقیق کے ذریعے دلکش کہانی کے انداز میں اپنی بات رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں غالب کی اہمیت بطور ایک ثقافتی علامت اور اردو ادب پر ایک اہم اثر کے طور پر پرکھا گیا ہے۔

غالب یا اردو پر خاص طور پر نہ ہونے کے باوجود، چٹرجی کی 1926 کی تحقیق زبان کی نشو و نما اور اس کے سماجی و سیاسی اثرات کے بارے میں علم کو آگے بڑھاتی ہے۔ اردو کے ارتقاء کو سیاق و سباق کے مطابق بنانے کے لیے ایک تقابلی فریم ورک بنگالی زبان کی پیدائش اور نشو و نما کے بارے میں کتاب کے تجزیے سے فراہم کیا گیا ہے۔ یہ زبان کی ترقی کے بارے میں بصیرت فراہم کرتی ہے اور یہ بھی کہ یہ کس طرح سماجی اور ثقافتی ماحول کو متاثر کرتی ہے۔

قریشی کی کتاب (1962) مدراس پریذیڈنسی کے مخصوص ماحول کی کھوج کرتی ہے اور اس علاقے میں اردو زبان و ادب کی ترقی کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ مقالے میں اس بات کی تحقیق کی گئی ہے کہ کس طرح جنوبی ہندوستان کے لسانی اور ثقافتی منظر نامے نے اردو کی توسیع اور ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ قریشی نے تاریخی تجزیے اور آرکائیو ریسرچ کے ذریعے عام طور پر دوسری زبانوں سے وابستہ خطے میں اردو کی ترقی میں علاقائی شاعروں، ادیبوں اور اداروں کے تعاون کو اجاگر کیا۔ یہ کتاب اس کے شمالی ہندوستان سے باہر اردو کی توسیع اور تنوع کے بارے میں ایک بصیرت انگیز نقطہ نظر پیش کرتی ہے۔

محمود کا مضمون (2011) ان تاریخی اور سیاسی وجوہات کو دیکھتے ہوئے ایک وسیع تناظر کو اپناتا ہے جن کی وجہ سے ہندی اور اردو ہندوستان کی قومی زبانیں بنیں۔ یہ مقالہ اردو کے ظہور کی شکل دینے والے سماجی و سیاسی حد بندیوں کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے، حالانکہ یہ خاص طور پر مدراس پریذیڈنسی پر مرکوز نہیں ہے۔ محمود نے ہندوستان میں لسانی قوم پرستی کی مشکلات کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات کا جائزہ لیا کہ زبان کی پالیسیوں اور شناخت کی سیاست نے ہندی اور اردو کی ترقی کو کس طرح متاثر کیا۔

شفیع کی (1994) تحقیق کا محور 1920 اور 1947 کے دوران مدراس پریذیڈنسی تک محدود ہے۔ یہ مطالعہ ہندوستان کی تاریخ کے لیے اہم دور میں اردو کی ترقی کو دیکھتا ہے۔ اردو کے مصنفین کی شراکت، ادبی معاشروں کا قیام اور اردو ثقافت کو فروغ دینے میں تعلیمی اداروں کی کارکردگی یہ تمام موضوعات ہیں جن کا احاطہ شفیع نے کیا ہے۔ مضمون میں ان سماجی ثقافتی قوتوں کا بصیرت انگیز تجزیہ پیش کیا گیا ہے جنہوں نے ایک خاص تاریخی اور جغرافیائی ماحول میں اردو کی ترقی کو فروغ دیا۔

نسلی نقطہ نظر کی ترقی پر ایک اہم جائزہ ابود ایف ای، اور اسکینی ایس اے (1980) کی طرف سے لیا گیا، اور اسے ہندوستان میں کثیر الجہتی عقلی تحقیق کے عالمی تعلقات کے پانچویں اجتماع میں متعارف کرایا گیا تھا۔ ان کا مقالہ ممکنہ طور پر اس پیچیدہ چکر کی چھان بین کرتا ہے جس کے ذریعے افراد اپنی شناخت اور دوسروں کے حوالے سے جذبات کو فروغ دیتے ہیں۔ سماجی رابطوں، سماجی اثرات، اور ثقافتی تصدیق کی اہمیت کے بارے میں بغور تحقیق کرتے ہوئے، یہ جائزہ اس بات پر آگے بڑھتا ہے کہ ہم نسلی رائے پر اثر انداز ہونے والے اجزاء کی تشریح کیسے کر سکتے ہیں۔

مضمون "زبان کی ترتیب کا مطالعہ: حکمت عملی اور طریقہ کار کا ایک مختصر جائزہ" از آگھیسی جیسی آر اور فشمین جے اے (1970)، زبان کی ذہنیت کو سمجھنے کے طریقہ کار کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے مختلف حکمت عملیوں پر توجہ دینے والا ہے کہ لوگ بولیوں کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں اور سماجی کرداروں کے لیے اس کا کیا مطلب ہے۔ اگھیسی کی طرف سے ایک اور جائزہ آر واٹس مور اور فشمین جے اے (1970)، زبان کے برتاؤ کے مطالعہ کے ارد گرد مرکوز ہے اور ممکنہ طور پر زبان، ثقافت اور شخصیت کے درمیان عقل کو ششدر کرنے والے تبادلے کو سمجھنے کے لیے حکمت عملی کے طریقوں کا ایک جامع خاکہ پیش کرتا ہے۔

کثیر لسانی اور کثیر الثقافتی تعلیم کے حوالے سے چند میکسیکن اور میکسیکن امریکی والدین کی رائے کا جائزہ ملیڈ ومو (1973) نے لیا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد زیادہ تر یہ بہتر طور پر سمجھنا ہے کہ والدین ان تعلیمی اقدامات کو کس طرح دیکھتے ہیں اور ان پر رد عمل ظاہر کرتے ہیں جو اپنی اصل زبان اور ثقافت دونوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کام تعلیمی ماحول میں زبان اور ثقافتی شناخت کو محفوظ رکھنے کے مواقع اور مشکلات کی سمجھ فراہم کر سکتا ہے۔

رملکا اگنی ہوتری نے اپنی کتاب میں 1987 سے انگلینڈ میں سکھوں کی شناخت کے مخمصے کا کھوج لگایا ہے ایک نئی ترتیب کے مطابق ثقافتی شناخت کو برقرار رکھنے کی مشکلات کو سمجھنے کے لیے، یہ مقالہ اس بات کی تحقیق کرتا ہے کہ ثقافتی اور نسلی رویوں کو ایک نئے ثقافتی تناظر میں کیسے طے کیا جاتا ہے۔ ہندی اور اردو کی باہمی تفہیم کی چھان بین کے لیے احمد، آر (1997) نے دونوں زبانوں میں خبروں کی نشریات کو دیکھا ہے۔ یہ مطالعہ ممکنہ طور پر زبانوں کے درمیان لسانی اور ثقافتی تعلقات پر روشنی ڈالتا ہے، اس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ شناخت اور مواصلات کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔

مطالعہ ہندوستانی (ہندی-اردو): ہندوستانی ہندی-اردو زبان سے لبریز ماضی اور اس پر ترتیب وار تحریر، میں بشیر احمد (2003) مدلل تفہیم پیش کرتے ہیں۔ ہندوستانی ہندی اردو زبان اور اس کی تحریر کو ترتیب وار اس کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے، جس میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح صوتیاتی بہتری سماجی اظہار اور کردار کے ساتھ بات چیت کرتی ہے۔

ایجزن اور فشبین کا مقالہ جو 1977 میں شائع ہوا "برتاؤ کے تعلقات کے لیے فرضی امتحان اور تجرباتی تحقیق کا جائزہ" کے ذریعے مرکزی توجہ میں ذہنیت کے طرز عمل کے تعلق کی ایک بنیادی وضاحت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس مقالہ سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ان عوامل کی تحقیق کے لیے ایک محتاط فرضی نقطہ آغاز پیش کرے گا جو اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ نقطہ نظر برتاؤ کے طریقے کیسے بنتے ہیں۔ یہ بتانے کے لیے کہ طرز عمل کے نتائج کے لیے ذہنیت کا کیا مطلب ہے، تخلیق کار مختلف تجرباتی معلومات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.69
ISSN No. 2456-1665

رویوں کو سمجھنا اور معاشرتی سلوک کی پیش گوئی کرنا، 1980 کا مقالہ، ایجزن اور فشبیں کی تحقیق کو آگے بڑھاتا ہے۔ وہ ممکنہ طور پر رویوں کی بنیاد پر سماجی رویے کی پیش. گوئی کے لیے تکنیکوں اور ماڈلز کے ساتھ مزید گہرائی میں جا کر اس کتاب میں اپنی ماضی کی تحقیق پر استوار کرتے ہیں۔ یہ اس پر روشنی ڈالتے ہیں کہ رویوں کو کس طرح تصور کیا جاتا ہے اور ان کے پیشین گوئی کے ماڈلز کو عملی حالات میں کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایجزن کی 1988 کی کتاب "رویہ، شخصیت، اور برتاؤ"، میں رویوں اور طرز عمل کے درمیان تعلق کا وسیع پیمانے پر جائزہ لیا گیا ہے۔ رویہ اور رویے کے تعلق کو متعین کرنے میں شخصیت کے خصائص کو اس مطالعہ میں دیکھا جا سکتا ہے، اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہ انفرادی اختلافات اس تعلق کی مستقل مزاجی یا تغیر کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ کتاب اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ رویوں، شخصیت کے خصائص، اور رویے کے نتائج کس طرح پیچیدہ انداز میں آپس میں تعامل کرتے ہیں۔

اوپورٹ لا 1935 کا ایک مضمون "رویہ" جو "سماجی نفسیات کی دستی کتاب" نامی کتاب میں شامل ہے، رویوں کی تحقیقات پر ایک تاریخی نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔ یہ باب، جو کہ وقت کے ساتھ نظریات اور طریقوں کی ترقی کا نقشہ پیش کرتا ہے، نفسیات کے میدان میں رویوں کے ابتدائی تصورات کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے۔ مضمون بنیادی نظریات کے ساتھ اس بات کی رہنمائی کرتا ہے کہ رویہ اور برتاؤ کے تعلقات پر کھا راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

رویوں کی بنیادی تفہیم گورڈن آلپورٹ کے 1967 کے مضمون "رویہ" میں مل سکتی ہے جو ایم فشبیں کے انتخابات "رویہ کا نظریہ اور اس کی پیمائش پر مضامین" نامی مجموعہ میں شامل ہے۔ یہ باب اس بات پر بحث کرتا ہے کہ رویوں کو کس طرح تصور کیا جاتا ہے، تخلیق کیا جاتا ہے اور ناپا جاتا ہے اور ساتھ ہی رویہ کے نظریہ کا مکمل تعارف فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ آلپورٹ کی تحقیق رویوں کا جائزہ لینے کے لیے اہم نظریات فریم ورک اور تکنیک کا خاکہ پیش کرتی ہے۔

ایک مقالہ "سماجی نفسیات کا تاریخی پس منظر" از آلپورٹ "سماجی نفسیات کی دستی کتاب" میں شائع ہوا، 1985 کا یہ مضمون جو سماجی نفسیات کی ترقی کے لیے تاریخی تناظر فراہم کرتا ہے۔ ممکنہ طور پر اس باب میں زمانی ترقی کا پتہ لگایا گیا ہے، جو اس تاریخی ترتیب پر بھی زور دیتا ہے جس میں رویہ کی تحقیق پہلی بار سامنے آئی تھی۔ آلپورٹ کی تحقیقات کے نتائج واضح کرتے ہیں کہ کس طرح سماجی تبدیلیوں اور سائنسی نمونوں میں تبدیلیوں نے رویوں کی تحقیقات کو متاثر کیا۔

لنڈزے کے ذریعہ ترتیب کردہ 'سماجی عقلی سائنس کی دستی کتاب میں، آلپورٹ کا مضمون "موجودہ دور کی سماجی عقلی سائنس کی مستند بنیاد"، کے نام سے پہلی بار 1954 میں شائع ہوئی۔ یہ مقالہ عصری سماجی عقلی سائنس کی فلسفیانہ تصدیق بنیادوں پر مزید گہرائی میں جاتا ہے۔ کس طرح ذہنیت کو میدان میں ایک اہم سوچ کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے۔ کیسے نقطہ نظر کی تلاش فلسفیانہ اداروں اور قیاس آرائیوں کا معائنہ کرتی ہے جس نے جان بوجھ کر تشخیص کی حوصلہ افزائی کی۔

ہسپانوی اقسام کی طرف رویے میں امسٹل اور الاس اولیوسس (1978) میں ایک مخصوص نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ مختلف ہسپانوی بولیوں کی ترجیحات پر توجہ کے ساتھ، یہ مطالعہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ ثقافتی حالات میں رویے کیسے شکل اختیار کرتے ہیں۔ مطالعہ اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ کس طرح لسانی نوعیت کے رویے اور تاثرات ثقافتی، لسانی اور سماجی متغیرات سے متاثر ہوتے ہیں۔

اینڈرسن کا "ادراک کی فن تعمیر"، جو 1983 میں شائع ہوئی، علمی فن تعمیر پر زور دیتا ہے اور رویوں کے تجرباتی مطالعے میں مفید بصیرت پیش کرتا ہے۔ یہ کتاب علمی فن تعمیر اور رویہ کی تشکیل، انفارمیشن پروسیسنگ، اور رویے کے درمیان تعلق تلاش کرتی ہے۔ اگرچہ مکمل طور پر رویوں پر توجہ مرکوز نہیں کی گئی ہے، لیکن یہ تحقیق بلاشبہ ان علمی جائزوں کے بارے میں علم کو آگے بڑھاتی ہے جو رویوں کو زیر کرتے ہیں۔

اینڈرسن کی 1968 کی تحریر "555 شخصی خصوصی الفاظ کی پسندیدگی کی درجہ بندی" کا مطالعہ رویوں کی پیمائش کے پہلو پر مرکوز ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کی تحقیق کرتا ہے کہ لوگ کس طرح ایسے جملے کا اندازہ لگاتے ہیں اور ان کی درجہ بندی کرتے ہیں جو شخصیت کی خصوصیات کو بیان کرتے ہیں، رویوں اور ترجیحات کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال ہونے والی تکنیکوں کو روشن کرتے ہیں۔ انفرادی اختلافات کو سمجھنے کے لیے اس طرح کے میٹرکس کے مضمرات بھی جائزے میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔